بھارت میں اسلامی تحقیق کا ایک اہم ادارہ

جناب محمد سعود عالم قاسمی صاحب

آج کی مادہ پرست اور تغیر پذیر دنیا میں انسانوں کے بنائے ہوئے مذاہب اور نظریات اپنی جگہ چھوڑ چکے ہیں، پرانے مذاہب اپنا اعتماد کھو بیٹھے ہیں، نئے نظریات اپنے تضادات کا آپ شکار ہو رہے ہیں۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ قدیم مذاہب علم و تحقیق اور عقل و دانش کے معیار پر نہ صرف یہ کہ پورے نہیں اُترتے، بلکہ وہ اس راہ میں بسا اوقات سنگِ گراں بن جاتے ہیں۔ دوسری طرف نئے نظریات اپنا کوئی حتمی اعتبار اس لیے نہیں پیدا کر سکے کہ ان کے پاس کوئی ایسی سند نہیں جو بقائے دوام کی ضمانت فراہم کر سکے اور انسانی زندگی کے ابدی مسائل کا حل پیش کرے۔

لیکن تغیر و تجدید اور شکست و ریخت کے یہ طوفانی سیلاب اسلام کو قصۂ پارینہ نہ بنا سکے، اور نہ اس کی عظمت و ہدایت کو متاثر کر سکے، اس کی وجہ اس کے علاوہ اور کیا ہو سکتی ہے کہ اسلام اللہ کا پسندیدہ دین ہے اور آخری دین ہے، جو رہتی دنیا تک انسانی زندگی کے لیے رہنما ہے اور وہ علم و عقل اور تحقیق و جستجو کی ہر معتبر کسوٹی پر پورا اُترتا ہے، نیز وہ اپنی اشاعت اور فروغ کے لیے اوہام و رسوم کے بجائے علم و آگہی اور فکر و بصیرت کا راستہ اپناتا ہے۔

اسلام کی علمی برتری ایک تاریخی حقیقت ہے، جسے چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔ مگر کچھ لوگ اسے علم و فکر کی سطح سے نیچے اُتارنے کا باعث بھی بن رہے ہیں۔ حقیقت میں یہ ذمہ داری صرف اور صرف مسلمانوں کی ہے کہ وہ علم و تحقیق کے میدان میں آگے بڑھیں اور اسلام کی دعوت ان لوگوں تک پہنچائیں جو اسلام کو سمجھنا چاہتے ہیں اور ان لوگوں کا بھی علمی محاسبہ کریں کہ جو اسلام کو مسخ کرنے کے درپے

ہیں۔ اللہ کا فضل ہے کہ دنیائے انسانیت کی ہر قابل ذکر مسلم آبادی میں اسلامی علوم کے ادارے قائم ہو چکے ہیں یا ہو رہے ہیں جو استدلال و تحقیق کے طریقے اختیار کر کے دین کی خدمت کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ جماعت اسلامی ہند نے اسی نصب العین کے تحت ۱۹۵۶ء مطابق ۱۳۷۶ھ میں رامپور (بھارت) میں ادارہ تصنیف قائم کیا، جس نے بعد میں ادارۂ تحقیق و تصنیف اسلامی کی شکل اختیار کر لی۔

اس ادارہ نے علماء اور دانشوروں کی ایک ٹیم کو قرآن و حدیث، اخلاق و معاشرت، معیشت و اقتصاد، دعوت و تبلیغ اور سیاست و اجتماعیت کے موضوعات پر تحقیق و تصنیف کے لیے لگایا۔ اور ساتھ ہی نئی نسل کی ایک جواں ہمت ٹیم اس کام کے لیے تیار کرنے کی مہم کا بھی آغاز کر دیا۔ ادارہ نے علمی دنیا میں وہ کارکردگی پیش کی، جس نے یہ باور کرا دیا کہ اسلام ایک علمی اور زندہ مذہب ہے۔ اور یہ کہ وہ اقدامی پوزیشن میں ہے۔ اس ادارہ سے وہ لوگ وابستہ ہیں، جن کی علمی بصیرت اور فکری خدمات اسلامی دنیا میں مسلم ہو چکی ہیں۔ مثلاً مولانا صدرالدین اصلاحی، مولانا افضل حسین (قیم جماعت اسلامی)، مولانا محمد یوسف اصلاحی، مولانا وحیدالدین خاں، مولانا محمد فاروق خاں، مولانا سید جلال الدین عمری اور متعدد دوسرے حضرات۔

اگست ۱۹۷۰ء میں یہ ادارہ رامپور سے علی گڑھ منتقل کر دیا گیا۔ اس کی وجہ علی گڑھ کی وہ علمی مرکزیت تھی جس میں جدید و قدیم علوم کی سہولتیں اور ماہرین یکجا ہیں۔ دسمبر ۱۹۸۰ء میں جماعت اسلامی ہند کی مجلس شوریٰ نے یہ فیصلہ کیا کہ ادارہ کو خود مختار اور آزاد حیثیت میں کام کرنے کی اجازت دے دی جائے۔ چنانچہ اب ادارہ کا نیا نام "ادارۂ تحقیق و تصنیف اسلامی" قرار پایا۔ اس کے صدر حسب سابق مولانا صدرالدین اصلاحی مقرر ہوئے اور سیکرٹری مولانا سید جلال الدین عمری۔ ۱۹۸۵ء میں مولانا صدرالدین اصلاحی اپنی مسلسل علالت کی وجہ سے مستعفی ہو گئے اور مولانا محمد فاروق خاں صاحب ان کی جگہ نئے صدر منتخب ہو گئے، جبکہ سیکرٹری کے فرائض مولانا جلال الدین عمری انجام دے رہے ہیں۔ آپ مجلہ تحقیقات اسلامی کے ایڈیٹر، جماعت اسلامی ہند کی شوریٰ کے رکن اور ادارہ کے روح رواں ہیں۔ ادارہ کے دوسرے کارکن مولانا سلطان احمد اصلاحی اور محمد مسعود عالم قاسمی ہیں۔

اِن حضرات کی علمی تصانیف کی اجمالی فہرست یہ ہے:

مولانا صدرالدین اصلاحی ——— ۱۔ تلخیص تفہیم القرآن۔ ۲۔ اسلام ایک نظر میں۔ ۳۔ معرکۂ اسلام و جاہلیت۔ ۴۔ دین کا قرآنی تصور ۵۔ اساس دین کی تعمیر ۶۔ حقیقتِ نفاق ۷۔ اسلام اور اجتماعیت ۸۔ فریضۂ اقامتِ دین ۹۔ تحریکِ اسلامی ہند ۱۰۔ قرآن مجید کا تعارف ۱۱۔ تیسیر القرآن ۱۲۔ اسلام کا نظامِ معیشت ۱۳۔ دین کا مطالعہ۔ ۱۴۔ راہِ حق کے مہلک خطرے ۱۵۔ یکساں سول کوڈ اور مسلمان ۱۶۔ مسلم پرسنل لا دینی و ملی نقطۂ نگاہ سے ۱۷۔ نکاح کے اسلامی قوانین ۱۸۔ اختلافی مسائل میں اعتدال کی راہ ۱۹۔ افاداتِ شاہ ولی اللہ ۲۰۔ حقیقتِ عبودیت۔

مولانا سید جلال الدین عمری ——— ۱۔ انسان اور اس کے مسائل ۲۔ عورت اسلامی معاشرہ میں ۳۔ مسلمان عورت کے حقوق ۴۔ مسلم خواتین کی ذمہ داریاں ۵۔ عورت اور اسلام ۶۔ خدا اور رسولؐ کا تصور ۷۔ معروف و منکر ۸۔ اسلام کی دعوت ۹۔ امراض و مصائب اور اسلام ۱۰۔ بچے اور اسلام ۱۱۔ دولت میں خدا کا حق ۱۲۔ اسلام اور وحدتِ بنی آدم ۱۳۔ اسلام کا شورائی نظام ۱۴۔ والدین کے حقوق ۱۵۔ خاندان اسلامی تعلیمات ہیں۔

مولانا محمد فاروق خاں صاحب ——— ۱۔ ترجمۂ قرآن مجید (ہندی) ۲۔ حدیث سوربھ ۳۔ حدیث کا پتر پچے ۴۔ ایک ایشور کی کلپنا ۵۔ پرلوک کی چھایائیں ۶۔ ستیہ سادھنا ۷۔ اسلام ایک مدھرا ہار ۸۔ اسلام ایک پریرنا ۹۔ وید اور قرآن ۱۰۔ اسلام ایک پردیشکا ۱۱۔ اسلام بھوشیہ کی آشا ۱۲۔ پنتھے ریکھائیں ۱۳۔ ترجمہ "سید مودودیؒ" (ہندی)[۱] ۱۴۔ کلامِ نبوت ۱۵۔ حدیث کا تعارف ۱۶۔ مطالعۂ حدیث ۱۷۔ خدا کیا اور کہاں؟ ۱۸۔ تصورِ آخرت اور ہندوستانی روایات ۱۹۔ ہندو دھرم ایک مطالعہ ۲۰۔ ہندو دھرم کی جدید تشخیصیں۔

مولانا سلطان احمد اصلاحی ——— ۱۔ اسلام کا تصورِ مساوات ۲۔ قرآن اور سائنس

---

[۱] ایڈیٹر ترجمان القرآن ہندی نہیں جانتا اور چونکہ ہندی اور سنسکرت کے الفاظ بہت احتیاط سے صاف نہیں لکھے گئے اس لیے کتابت میں غلطی کا امکان ہے جس کا کوئی علاج نہیں۔ (ف ۔ ص)

۳- انسانی معاشرہ اسلام کے سایہ میں ۴- فکر کی تربیت کے اہم تقاضے ۵- بچوں کی مزدوری اور اسلام ۶- مومن کی زندگی قرآن وحدیث کی روشنی میں۔

محمد مسعود عالم قاسمی ——— ۱- عورت اسلام کے سایہ میں ۲- وضع حدیث کے اسباب اور علامات ۳- اسلامی تہذیب کی تفہیم جدید ۴- اسلامی تہذیب اور اس کا مزاج ۵- اسلامی تہذیب ہندوستان میں۔

اس وقت ادارہ میں حسب ذیل پانچ شعبے کام کر رہے ہیں۔

۱- شعبۂ تصنیف ۲- شعبۂ تصنیفی تربیت ۳- شعبۂ تراجم ۴- شعبۂ نشر واشاعت ۵- شعبۂ مجلہ تحقیقات اسلامی۔

تصنیفی تربیت کے پروگرام کے تحت دینی مدارس کے فضلا اور یونیورسٹیز کے پوسٹ گریجویٹ طلبا کو دو سال کی تصنیفی تربیت دی جاتی ہے۔ اس وقت بھی ادارہ میں ایسے تین طلبا زیر تربیت ہیں۔ اشاعتی پروگرام کے تحت معرکۂ اسلام وجاہلیت، عہد نبوی کے غزوات وسرایا، مسلمان عورت کے حقوق اور ایمان وعمل کا قرآنی تصور جیسی ضخیم کتابوں کے علاوہ انگریزی میں چھ کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ جنوری ۱۹۸۲ء سے سہ ماہی تحقیقات اسلامی باقاعدگی کے ساتھ نکلتا ہے جس میں اسلامیات سے متعلق معیاری تخلیقات شائع کی جاتی ہیں۔ اللہ کا فضل ہے کہ اس مجلے نے نہایت ہی کم عرصہ میں وقار اور اعتبار کا بڑا مقام حاصل کیا ہے۔

اس کے علاوہ ادارہ میں توسیعی خطبات کا سلسلہ بھی رہتا ہے۔ پچھلے دنوں ڈاکٹر کبیر احمد جائسی (ریڈر اسلامک اسٹڈیز مسلم یونیورسٹی علی گڑھ) نے "ایک قدیم فارسی تفسیر کا مطالعہ"، پروفیسر عبدالحق انصاری (ادارہ بحوث اسلامیہ ریاض) نے "تصوف مجدد الف ثانی کی روشنی میں"، پروفیسر نجات اللہ صدیقی (سابق صدر اسلامک اسٹڈیز اے ایم یو علی گڑھ) نے "عصر حاضر میں اسلامی تحقیق کے تقاضے"، اور پروفیسر محمد اسلم (پنجاب یونیورسٹی لاہور) نے "اسلامی تاریخ نگاری کے مسائل اور پاکستان میں اسلامیات کا مطالعہ" کے عنوانات پر لیکچر دیے۔

ادارہ کے پیش نظر آئندہ کے لیے منصوبہ یہ ہے:

۱- عقلی انداز میں اسلامی عقائد کے متعلق تفصیلی بحث پر مشتمل ایک کتاب کی تصنیف۔

(باقی بر صفحہ ۴۳)